جناب مولوی امان علی سلمہ اللہ تعالیٰ

عالم اکمل، فاضل اجل، صاحبِ اطوار صدق وصفا زبدہ کملا واسوہ اتقیا مولوی امان علی سادات صحیح النسب سے ہیں اور تحصیل علم حدیث فیض مواہبت مولانا شاہ عبدالقادر قدس سرہ سے کی ہے۔ بسبب قناعت واستغنا کے کبھی اہل روزگار کی طرف رجوع نہیں کی اور ہمیشہ بے پروایانہ زلیست کرتے ہیں اور جو کہ رزاق انس وجاں کے خزانہ تقدیر سے وظیفہ روز وشب ہے اسی پر قانع ہو کر اغراض دنیوی کو وسیلہ تملق وخوشامد اخوان زمان نہیں کیا جو کہ علم وعمل وطلب میں مہارت تامہ رکھتے ہیں اس بہانے سے لطف رب جلیل نے شفائے اسقام ان کے خامہ فیض علامہ کی زبان میں ودیعت رکھی ہے اور اس حیلہ سے نقود ثواب اخروی ان کے گنجینہ اعمال میں تودہ تودہ جمع ہوتے جاتے ہیں۔ راقم کو ان کی خدمت میں نیاز واعتقاد بدرجہ کمال حاصل ہے۔ اور ان کی طرف سے راقم پر بھی مراتب الطاف اندازہ سے زیادہ وقوع میں آتے ہیں۔ غرض کہ ان کی صفاتِ حمیدہ حوصلہ اندیشہ میں نہیں گنجائش رکھتے لکھنے اور بیان کرنے کا تو کیا محل ہے۔

آپ کی تصانیف میں الصولۃ الغضنفریہ، شوکت عمریہ تفضیل الاصحاب، ایضاح لطافۃ المقال وغیرہ ردِ روافض میں، اعانۃ الموحدین واہانۃ الملحدین راجہ رام موہن رائے کے رد میں اور شرح تشریح الافلاک اور المکاتیب (اس میں صاحب نفحۃ الیمن شیخ احمد شروانی کے خطوط بھی شامل ہیں) یادگار ہیں۔

صاحب وقائع عبدالقادر خانی (علم وعمل) نے آپ کا سن وفات ۱۲۸۰ھ بتایا ہے۔ لیکن جناب محمد ایوب قادری صاحب کے اندازے کے مطابق ۱۲۴۳ھ مطابق ۱۸۲۷ء میں آپ کا انتقال ہوا۔ انتقال کے وقت آپ کی عمر ستّر سال کی تھی۔ سن ولادت کا اندازہ اسی سے لگایا گیا ہے۔

مولوی امان علی

آپ کے حالات کسی اور تذکرے میں نہیں ملے۔